میں نے ایک خط میں مضمون نگار سے دریافت کیا تھا کہ اگر ہیکل سلیمانی کا کبھی کوئی وجود ہی نہیں تھا تو شریعت اسلامی نے یہود کا حق تولیت آخر کس چیز سے منسوخ کیا ہے؟ تاہم انھوں نے اس کا کوئی جواب دینا پسند نہیں کیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انھیں ازخود اپنے پہلے موقف کے ناقابل دفاع ہونے کا احساس ہوا اور انھوں نے چپکے سے پینترا بدل لیا یا ادارہ 'محدث' نے اعلیٰ صحافیانہ اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا موقف مضمون نگار کی طرف منسوب کر دیا۔ یہ خط آپ کی دلچسپی کے لیے منسلک ہے۔

بہر حال اس سارے معاملے پر مجھے کوئی حیرت نہیں۔ آپ کے لیے 'عالم عرب' کے موقف سے کھلا اختلاف نہ کر سکنا پوری طرح قابل فہم ہے۔ میں آپ کے شرعی موقف اور اس کے دلائل پر مبنی مقالہ کا شدت سے منتظر رہوں گا۔

محمد عمار خان ناصر

۲۶ مارچ ۲۰۰۶

(۲)

مکرمی عطاء اللہ صدیقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

مسجد اقصیٰ کے حوالے سے اپنے نقطہ نظر پر آپ کی تنقید میں نے بغور پڑھی ہے۔ یہ نقطہ نظر ظاہر ہے، اسی لیے پیش کیا گیا تھا کہ اہل قلم اس پر تنقید کریں تا کہ معاملہ ہر پہلو سے منقح ہو سکے۔ یہ عریضہ اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنے علم وفہم اور افتاد طبع کے مطابق اس بحث میں حصہ لیا، اور گو بنیادی مسئلے پر میری رائے میں سر دست کوئی تبدیلی نہیں آئی، تاہم آپ کی تنقید میں بعض نئے نکات اٹھائے گئے ہیں اور بعض جزوی چیزوں کے حوالے سے مجھے اپنے مضمون کے مندرجات کا ازسرنو جائزہ لینے کا موقع ملا ہے۔

اس ضمن میں آپ کے نقطہ نظر کے حوالے سے ایک بات البتہ وضاحت طلب ہے۔ عالم عرب کے موجودہ رہنما اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ ہیکل سلیمانی موجودہ 'الحرم الشریف' کی چار دیواری کے اندر کہیں واقع تھا، چنانچہ وہ یہود کے حق تولیت کی تنسیخ کی بحث سے بھی کوئی تعرض نہیں کرتے، اس لیے کہ یہ بحث relevant ہی اس صورت میں قرار پاتی ہے جب تباہ شدہ ہیکل کا مقام اس احاطہ مقدسہ کے اندر تسلیم کیا جائے جو اس وقت مسلمانوں کے زیر تصرف ہے۔ لیکن آپ نے اپنے مضمون کے پہلے حصے میں تو عالم عرب کے نقطہ نظر کا دفاع کیا ہے، لیکن دوسرے حصے میں حق تولیت کی تنسیخ کے نقطہ نظر کے حق میں بھی دلائل فراہم کر دیے ہیں۔ میں، فی الواقع نہیں سمجھ سکا کہ اگر ہیکل موجودہ احاطہ مقدسہ کے اندر تھا ہی نہیں تو پھر یہود کا حق تولیت آخر کس چیز پر سے منسوخ کیا گیا ہے؟ اگر آپ اپنے موقف کی وضاحت فرما سکیں تو ممنون ہوں گا۔

عمار ناصر

۱۱ دسمبر ۲۰۰۳